REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61-3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO P/GDP-3

جلد ۲۹ — شمارہ ۲۲

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر (بذریعہ بحری ڈاک) ۴۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian PIN 143516.

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶؍ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۱۵؍مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور کی طبیعت ابھی گردوں کی انفکشن کی وجہ سے خراب ہے۔ گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶؍ہجرت (مئی) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کے سفر پر ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ قائم مقام ناظرِ اعلیٰ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی اور قائم مقام وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

۱۴؍رجب المرجب ۱۴۰۰ ہجری — ۲۹؍ہجرت ۱۳۵۹ ہش — ۲۹؍مئی ۱۹۸۰ء

جماعتِ احمدیہ بہالہ (بنگال) کا تیسرا کامیاب جلسہ پیشوایانِ مذاہب

وویکانند پرچار سمتی آشرم کے جلسہ میں احمدی مبلغین کی تقاریر

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ (بنگال)

مؤرخہ ۲۰؍اپریل بروز اتوار بڑیشہ گورنمنٹ ہائی سکول کے وسیع صحن میں جماعتِ احمدیہ بہالہ ضلع چوبیس پرگنہ کا تیسرا ایک روزہ سالانہ جلسہ پیشوایانِ مذاہب کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کے انتظامات اور تشہیر کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ بہالہ کے خدام و انصار نے نہایت خلوص اور محنت کے ساتھ کام کیا اور مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ مرشدآباد کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ جزاہم اللہ خیراً۔

جلسہ کی تشہیر کے سلسلہ میں جماعت کی طرف سے دو ہزار سے زائد ہینڈ بلز اور تین صد کے قریب دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے علاوہ ازیں بڑے بڑے پوسٹر اور کپڑے پر لکھے جلی حروف میں خوبصورت اشتہار خاص خاص جگہوں پر آویزاں کئے گئے۔ مؤرخہ ۲۰ اپریل کو مقامی کثیر التعداد اخبارات اسٹیٹسمین۔ امرتیا بازار پتریکہ اور جگانتر نے بھی اس جلسہ کا اعلان اپنے خصوصی کالم میں کیا۔

جلسہ گاہ میں خوبصورت اسٹیج اور حاضرین کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور مختلف بڑے بڑے قطعات اور رنگین بلبوں سے جلسہ گاہ کو مزین کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے وقت سے پہلے ہی جلسہ گاہ حاضرین سے پوری طرح بھر گئی جس میں پڑھے لکھے ہر طبقہ اور مکتبِ فکر کے لوگ شامل تھے۔ علاوہ ازیں کلکتہ اور قریب کی احمدی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں احباب حاضر ہوئے تھے یہ قابلِ ذکر بات ہے کہ جیسے جیسے جلسہ کا وقت نزدیک آتا جا رہا تھا آسمان پر ایک طرف سے سیاہ اور خوفناک بادل اُٹھ رہے تھے جس کو دیکھ کر ہر احمدی دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنے میں مشغول ہو گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دعاؤں کو سُنا اور یکدفعہ زوردار ہوا چلی اور اپنے ساتھ بادلوں کو اڑا لے گئی اور ہمارا جلسہ نہایت خوشگوار موسم میں منعقد ہوا۔ الحمدللہ

پروگرام کے مطابق شام ٹھیک ½۶ بجے شری بھاشن چندر داس پرنسپل وویکانند کالج کی زیرِ صدارت کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ میں محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعتِ احمدیہ کلکتہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے تشریف فرما تھے۔

خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد اسماعیل صاحب ویرہ نے جناب قیس مینائی کی نظم "شیام کنہیا شیام" پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم غلام علی صاحب سیکرٹری تبلیغ بہالہ نے بزبان بنگلہ جلسہ کے انعقاد کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جماعت کا تعارف کرایا — پہلی تقریر حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر شری سوامی نوچیکیتا سانند نے کی۔ اور ریورنڈ ایس۔ کے چیٹرجی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر تقریر کی بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب بانی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

ربط ہے جانِ محمدؐ کو میری جاں سے مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اپنی مترنم آواز میں پڑھ کر سُنایا۔

اس جلسہ کی تیسری تقریر مکرم احمد توفیق صاحب چوہدری کی تھی جو جماعتِ احمدیہ بہالہ کی دعوت پر بنگلہ دیش سے تشریف لائے تھے موصوف کی تقریر کا عنوان تھا "ایکو دھرم ویگے ویگے" یعنی ہر زمانہ میں ایک ہی مذہب تھا جس کی تکمیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ لائق مقرر نے قرآن مجید۔ گیتا۔ وید۔ بائیبل اور دیگر مقدس مذہبی کتب کے حوالہ جات سے مدلّل رنگ میں اپنے مضمون کو پیش کیا۔ اس عام فہم لیکن علمی اور مدلّل تقریر کا حاضرین پر اس قدر اثر ہوا کہ دورانِ تقریر جب بجلی فیل ہو گئی تو ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں اُٹھا بلکہ ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ پروگرام جاری رہے۔

چوتھی تقریر حضرت گوتم بدھ جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر جناب بی۔ جوش کانتی بڑوہا کی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ میں نے جماعتِ احمدیہ کا جہاں تک مطالعہ کیا ہے اس کے بعد میں یہ بات کہنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اپنا سر بانیٔ جماعتِ احمدیہ کے سامنے جھکا لیا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو جماعتِ احمدیہ کا فرد تصور کرتا ہوں۔ اور یہ ہمارے ملک کی خوش قسمتی ہے کہ وہ مہان اور پوتر اوتار جس کی ہر دھرم والے کو ضرورت تھی وہ ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ اور میرا وشواس ہے کہ یہ جماعت تمام دنیا میں غالب آئے گی۔ اس موقعہ پر موصوف نے دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کے مشن ہاؤس۔ مساجد۔ سکول۔ ہسپتال۔ لٹریچر کی اشاعت اور دیگر تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ کس تیز رفتاری سے یہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اور پھر آخر میں اختصار کے ساتھ حضرت بدھ جی مہاراج کی سیرت و سوانح کو بھی بیان کیا۔

اس جلسہ کی پانچویں تقریر حضرت بابا گورو نانک رحؒ کی سیرت و سوانح پر تھی۔ جو جناب گیانی کرتار سنگھ صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں پیش کی۔

بعدہٗ خاکسار نے حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت پاک پر تقریر کی۔ خاکسار نے مختلف مذاہب کی پیشگوئیں کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ تمام مذاہب ایک مصلح کی خبر دیتے ہیں چنانچہ عین وقت پر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے حضرت بانی جماعتِ احمدیہ کو دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ نے آکر پھر سے دُنیا کو ایک زندہ اور حیّ و قیوم خدا سے روشناس کرایا۔ اور تمام مذاہب کی صداقت اور جملہ پیشوایان کی عزت و تکریم کو دُنیا میں قائم کر کے بین الاقوامی امن۔ اتحاد اور یکجہتی کی بنیاد رکھی۔ آخر میں خاکسار نے حضورؑ کے اخلاقِ فاضلہ بھی بیان کیا۔

(آگے صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پنجاب) ۱۴۳۵۱۶ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

علمی ترقی کا ایک وسیع اور ہمہ گیر منصوبہ!

نظامِ کائنات بذاتِ خود فطرت کی ایک ایسی ہمہ گیر اور بلند پایہ علمی درسگاہ ہے جس کا گوشہ گوشہ اپنے اندر ہر لحظہ وقوع پذیر ہونے والے عجیب وغریب واقعات و محرکات اور محیر العقول تغیرات و نتائج کی صورت میں ہستی باری تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔ ایک معمولی سا ذہنی شعور رکھنے والا انسان بھی تحقیق و تجسس کی غرض سے جب کائناتِ عالم کی ان ناپیدا کنار وسعتوں پر نگاہ ڈالتا ہے تو اسے صحیفۂ قدرت پر رونما ہونے والی ہر حرکت، ایک تحریر اور ہر تحریر میں بین السطور اسباق و ہدایات اور علوم و معرفت کا بے کراں سمندر موجزن دکھائی دیتا ہے۔

ایک جانب میدانِ علم و تحقیق کی یہ غیر محدود وسعتیں جہاں اس کی نہایت درجہ ضرورت و اہمیت کا ثبوت فراہم کر رہی ہیں وہاں موجودہ نظامِ تعلیم اپنی گوناگوں الجھنوں اور پیچیدگیوں کے باعث اس درجہ غیر منصفانہ اور دشوار گزار بن چکا ہے کہ بے شمار اعلیٰ پیمانے کے ذہین و دماغ محض اپنی کوتاہ دستی اور بے مائیگی کی بناء پر اس سے کما حقہٗ طریق پر استفادہ نہیں کر پاتے۔ اس کے بالمقابل کتنے ہی کند ذہن اور کمزور دماغ اپنی تمام تر نااہلی کے باوجود محض قوتِ رسائی اور مالی فراوانی کے بل بوتے پر اس میدان میں اپنی اجارہ داری قائم رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں گویا غریب و نادار مگر غایت درجہ ذہین دماغوں کا استحصال اور دولت مند مگر انتہائی درجہ کے نالائق دماغوں کا بے جا فروغ آج کے تعلیمی نظام کا ایک ایسا المیہ بن چکا ہے جسے قومی تعمیر و ترقی کی راہ میں ہرگز مفید اور سُود مند نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اکثر و بیشتر علمی معاشرے کی یہی ناانصافی آگے چل کر مہیب و خطرناک ذہنی انقلابات کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔

الٰہی نوشتوں اور اس کی حتمی بشارات کی موجودگی میں ہمارے دل اس یقین و اعتماد سے پُر ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی جس کے آغاز پذیر ہونے میں اب صرف نو سال کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے یقینی طور پر غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور یہ کہ آنے والے اس ہوش رُبا بلند دَور میں عظیم تر جماعتی ذمہ داریوں کا بارِ گراں ہماری اس نسل کے شانوں پر پڑے گا جو ہنوز تعلیمی منازل طے کر رہی ہے۔ یقین و اعتماد سے پُر یہ ذہنی فضا جہاں افرادِ جماعت کے ایمانوں میں بالیدگی اور تر و تازگی لانے کا موجب ہے وہاں مستقبل کے عظیم تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اُنہیں ابھی سے منصوبہ بند تدابیر اختیار کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم اپنی موجودہ نسل کو اس بات کا اہل بنانا چاہتے ہیں کہ وہ مستقبل کی ان عظیم تر ذمہ داریوں سے کما حقہٗ طریق پر عہدہ برآ ہو سکے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ان نوخیز مگر انتہائی بیش قیمت ذہنوں کو مروجہ تعلیمی نظام کے استحصال اور ناانصافیوں سے بکلی محفوظ رکھیں اور ان کی صحیح نشو و نما کے لئے مفید تدابیر اختیار کر سکیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے ٹھیک دس سال قبل آنے والی صدی میں اسلام کے موعود غلبہ کی بشارت جن بصیرت افروز اور ولولہ انگیز الفاظ میں دی تھی وہ قابلِ غور ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ:-

> "میری طبیعت پر اثر ہے اور میرے دل میں بڑی شدت سے یہ بات ڈالی گئی ہے کہ آئندہ ۲۳ - ۲۵ سال احمدیت کے لئے بڑے ہی اہم ہیں۔" (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

ایک طرف اس عظیم الشان آسمانی بشارت کو رکھیئے اور پھر حضور ایدہ اللہ الودود کے اس تازہ ترین ارشادِ گرامی پر غور فرمائیے:-

> "میرے دل میں بڑی شدت سے یہ ڈالا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ پر ذہنی عطا کے طور پر جس قدر پہلے رحمتیں کر رہا ہے اس سے بہت زیادہ اس اگلے زمانہ میں کرنے والا ہے۔ انشاء اللہ۔"
> (خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء)

یہ ہر دو آسمانی انکشافات باہم ایکدوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہماری توجہ اس امر کی جانب مبذول کرا رہے ہیں کہ اسلام کا موعود غلبہ نونہالانِ احمدیت کی ذہنی نشو و نما اور ان کے علمی تفوق و برتری کے ساتھ وابستہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج علم و سائنس کے میدان میں دنیا کی انتہائی ترقی یافتہ اقوام کو اسلام کی بنیادی صداقتوں کی طرف کھینچ لانا تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب ہمارے نوجوان بھی ان علومِ جدیدہ میں دسترس حاصل کریں اور ہر مکتبِ فکر تک اُسی کی زبان، طرزِ استدلال اور انداز گفتگو میں اسلام کا ابدی اور پُر امن پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ امامِ ہمام ایدہ اللہ الودود نے ابھی حال ہی میں افرادِ جماعت کے سامنے ان کی تعلیمی ترقی و سربلندی کا جو ہمہ گیر اور جامع منصوبہ پیش فرمایا ہے وہ اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے ایک مضبوط بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس عظیم بالشان آسمانی منصوبہ کے اہم نکات و جزئیات خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعدد رُوح پرور خطبات اور ایمان افروز ارشادات کی صورت میں اخبارِ بدر کے ذریعہ احبابِ جماعت کے سامنے آ چکی ہیں۔ اس عظیم الشان منصوبہ کی غایت درجہ اہمیت کا تقاضہ ہے کہ اسے بار بار جماعت کے افراد کے سامنے رکھا جائے۔ اس لئے ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ ان تمام امور کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بھی قارئینِ بدر کی خدمت میں رکھیں جو یاد رہے کہ:-

- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جامع اور ہمہ گیر منصوبہ کی بنیاد اسلام کے پیش کردہ اس سنہری اصول پر رکھی ہے کہ بلا استثناء کوئی بھی ذہین بچہ ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔
- یہ عظیم منصوبہ دینی اور دنیوی ہر دو قسم کے علوم کی تحصیل اور ان کے لئے ضروری انتظامات اور سہولتوں کی فراہمی پر مشتمل ہے۔
- جہاں تک دینی علوم کی تحصیل کا تعلق ہے حضور نے اس کی بنیاد قرآن کریم پر رکھی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر احمدی بچے کو جتنی جلدی ہو سکے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جائے۔ پھر عمر کے لحاظ سے ہر طفل، ہر خادم، ہر نیا احمدی اور ہر پرانا غافل احمدی اوّلاً قرآن کریم کا ترجمہ اور پھر اس کے معانی کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہو۔
- افرادِ جماعت کو قرآن کریم کی تفسیر اور اس کے نورانی علوم سے بہرہ ور کرنے کے لئے حضورِ پُر نور نے یہ ذمہ داری جماعت کی ذیلی تنظیموں پر عائد فرمائی ہے کہ وہ ایک سال کے اندر اندر ایک منصوبہ بند طریق پر تفسیر صغیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن کی جلدوں کو ہر احمدی گھرانے میں پہنچانے کا انتظام کریں۔
- مروجہ دنیوی تعلیم کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنے کے لئے یہ ہدایت صادر فرمائی ہے کہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائے جائیں اور پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک کے ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھی جائے۔
- جماعت کے ذہین بچوں کو آگے پڑھانے کی تمام تر ذمہ داری حضور نے جماعت کے سپرد کی ہے اور انہیں اللہ تعالےٰ کے اس عظیم احسان کا شکر گذار بننے کا ارشاد فرمایا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر کے ہماری جھولیوں کو ذہانت سے بھر دیا ہے۔
- حضور نے بلا استثناء مستحق طلباء کو جماعت کی طرف سے سالانہ سوا لاکھ روپے کے وظائف دینے کا اعلان فرماتے ہوئے آئندہ سال اس رقم کو دوگنا کر دینے کے خیال کا اظہار فرمایا ہے۔
- ان وظائف کی تقسیم کے لئے حضور نے جو کمیٹی تشکیل فرمائی ہے 'عزت افزائی' کی غرض سے اس کمیٹی کا صدر حضور نے محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو نامزد فرمایا ہے۔
- جماعت کی طرف سے ذہین طلباء کو ہر سال دیئے جانے والے ان وظائف کا نام حضور نے انعامی وظیفہ کی بجائے "ادائیگیٔ حقوق طلباء" تجویز فرمایا ہے۔ یعنی جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔
- اِن تعلیمی وظائف کا تعلق صرف ان طلباء سے ہے جنہیں مقررہ معیار کے مطابق ذہین کہا جا سکتا ہے۔ جبکہ وہ بچہ جو GENIUS ہے یعنی غیر معمولی طور پر ذہین ہے اس کے تعلق سے حضور کا یہ ارشاد ہے کہ خدا اگر ہمیں ایک ہزار بچے بھی ایسے دے گا۔ تو جماعت آدھی روٹی کھا کر بھی انشاء اللہ تعالیٰ اُنہیں ضرور پڑھائے گی۔
- حضور نے تاکیداً فرمایا ہے کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک اور ہر بچی کم از کم مڈل ضرور پاس کرے اور جماعت کوشش کرے کہ آئندہ احمدی بچیوں کے لئے بھی کم از کم میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔
- اسی تسلسل میں حضور نے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ کہ ہمیں آئندہ دس سال کے عرصہ میں کم از کم ایک سو اور اس کے بعد غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کے دوران کم از کم ایک ہزار سائنس دان اور محقق درکار ہیں۔
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) (آگے صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

اس زمانہ میں قرآن کریم کو جاننے اور سمجھنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے

ایک سال کے اندر ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر کا ایک نسخہ اور تفسیر القرآن حضرت مسیح موعودؑ کی مطبوعہ پانچ جلدیں پہنچ جانی چاہئیں

اگر ہم نے اپنی نسل کو قرآن کریم کی گہرائیوں میں لے جانا ہے تو ان کی تعلیم کم از کم میٹرک تک ہونا بہت ضروری ہے

از سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ / امان ۱۳۵۹ ہش مطابق ۷ / مارچ ۱۹۸۰ء بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

جماعت احمدیہ کراچی سے جو کرنے کی کچھ باتیں ہیں ان میں سے بعض کے متعلق اس وقت میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو علم ہو یا نہ ہو آپ نے بڑی فراخدلی سے صد سالہ جوبلی کے وعدے لکھوائے تھے اور یہ وعدے ایک کروڑ پچپن لاکھ کے تھے ۱/۲ ۵ سال گزر چکے ہیں اور جس نسبت سے یہ وعدے وصول ہونے چاہئیے تھے اس نسبت سے وصول نہیں ہوئے چونکہ یہ طوعی وعدے ہیں، یہ طوعی چندہ ہے وعدوں میں آپ نے بڑی ہمت دکھائی ادائیگی میں بھی اتنی ہمت دکھانی چاہئیے لیکن اگر جماعت کے سر اور دماغ یہ سمجھتے ہوں کہ جب وعدوں کی فہرستیں بنائی گئی تھیں اس وقت کچھ غلطی ہو گئی تھی اور زیادہ لکھوا دئے گئے تھے تو ہر وقت اس میں تصحیح ہو سکتی ہے لیکن جو وعدہ ہے وہ پورا ادا ہونا چاہئیے میرے خیال میں وصولی کے لحاظ سے ۶ سال میں ۶۷ لاکھ کی ادائیگی ہونی چاہئیے تھی عملاً ۱۸ لاکھ کی ہوئی ہے۔

بہت زیادہ فرق ہے

پس جو ذمہ دار افراد ہیں وہ جماعت سے مشورہ کر کے فہرستوں کو revise کریں جو ادائیگی ہو سکتی ہے۔ جس ادائیگی کی طاقت ہے اس جماعت میں اس کے مطابق وعدے ہونے چاہئیں۔

ہمارے ایک احمدی دوست نے (کراچی سے ان کا تعلق نہیں بات سمجھانے کے لئے میں کراچی سے باہر کی ایک مثال لیتا ہوں) سولہ لاکھ کا وعدہ بھجوایا اور پانچ سال میں ایک ہزار ادا کیا میں نے ان کو دفتر کی طرف سے لکھوایا کہ جو وعدے ہیں اس کے مطابق ہم نے اپنی کچھ تجاویز سوچنی ہیں کچھ منصوبے بنانے ہیں۔ آپ نے جس نسبت سے پندرہ سال میں سے پانچ سال میں ہزار دیا تو پندرہ سال میں تین ہزار کی آپ کو طاقت ہے (آپ کا عمل بتا رہا ہے) مگر تین ہزار کی بجائے آپ نے سولہ لاکھ کا وعدہ لکھوا دیا۔ ہم نے خود آپ کا وعدہ سولہ لاکھ کاٹ کے تین ہزار لکھ دیا ہے اس پر انہوں نے لکھا کہ ٹھیک ہے غلطی ہو گئی تین ہزار نہیں ۲۵ ہزار لکھ دیں وہ میں ادا کر دوں گا۔

تو یہ وعدوں کے اوپر جو عمل ہے، جو خرچ کے منصوبے ہیں جو ہمارا کرنا ہے جو ساری دنیا میں قرآن کریم کی اشاعت کرنی ہے جس قسم کی ہم نے مسجدیں بنانی ہیں جتنی طاقت ہے اتنی ہی بنانی ہے جتنے وعدے ہیں اس کے مطابق تو ہم بنا نہیں سکتے اس کی طرف توجہ ہونی چاہئیے اور مشاورت تک ابتدائی رپورٹ مجھے مل جانی چاہئیے۔

دوسری بات جو آج میں کہنی چاہتا ہوں قرآن کریم کی طرف توجہ دینا ہے قرآن عظیم (یہ ہماری کوئی خواہش یا جذبہ یا قرآن کی محبت نہیں جو یہ اعلان کرتی ہے بلکہ قرآن کریم) حقیقتاً

ایک عظیم کتاب

ہے اتنے علوم اس کے اندر بھرے ہوتے ہیں نہ ختم ہونے والے علوم کہ انسانی عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اتنے علوم بھرے ہوئے ہیں کہ قیامت تک کے انسان کو بھی شاید قرآن کریم کے سارے علوم کا احاطہ نہ ہو سکے اس قدر عظیم کتاب ہے جو آپ کی روز مرہ کی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے والی ہے جو آپ کے زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے جس سے ہمارا تعلق ہے مثلاً اگلی صدی کے مسائل — ہم یقین رکھتے ہیں) ہمارا ایمان ہے قرآن عظیم ان مسائل کو حل کرے گا مگر جہاں تک ہماری زندگیوں کا سوال ہے ہمیں تو اپنے زمانہ سے دلچسپی ہے نا اور میں علیٰ وجہ البصیرت جانتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت اس کا اعلان کرتا ہوں غیروں کے سامنے بھی کرتا ہوں کہ اس زمانہ کی تمام ضروریات کو قرآن کریم پوری کرتا ہے۔ جو اس زمانہ نے نئے مسائل انسانی معاشرہ میں پیدا کئے ہیں۔ سوائے قرآن کریم کے اور کوئی تعلیم کوئی ازم کوئی انسانی دماغ کوئی بڑے سے بڑا فلسفی ان مسائل کو حل نہیں کر سکتا۔ اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کر دیا

یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان آیت ۳۱)

کہ قیامت تک اُمتِ محمدیہ میں قرآن پر بظاہر

ایمان لانے والوں میں

ایک ایسا گروہ بھی پیدا ہو گا جو قرآن کریم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دے گا اور کوئی توجہ نہیں کرے گا لیکن جو ایسا کرے گا وہ اس کا نتیجہ بھگتے گا وہ ترقیات کی تمام راہیں اپنے اوپر بند کرے گا وہ نور سے نکل کر ظلمات میں آ جائے گا اس کا سر مخالف کے سامنے ہر وقت جھکا رہے گا۔ اس کا ہاتھ غیروں کے سامنے ہر وقت پھیلا رہے گا۔ ذلت کی تمام راہیں اس پر وا ہوں گی۔ عزت کے سارے دروازے اس پر بند ہو جائیں گے کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا

قرآن نے ہمیں بتایا ہے کہ تمام خزانے خدا کے ہاتھ میں ہیں اور اپنی حکمتِ کاملہ سے اپنی منشاء کے مطابق وہ اپنے خزانوں کو اپنے بندوں کے لئے حصہ رسدی دیتا ہے اور اس کے دروازے ان پر کھولتا ہے۔

قرآن کریم اگر قیامت تک کے لئے مسائل حل کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو قیامت تک خدا تعالیٰ کے ایسے نیک اور پاک مطہر بندے پیدا ہوتے رہنے چاہئیں جو معلمِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ سے سیکھیں۔ اور انسانوں کو

قرآن کریم کے اسرار اور بطون

سے آگاہ کریں تا کہ جو نئی مصیبتیں انسان نے اپنے لئے پیدا کر لیں اور نئے مسائل اس کے سامنے آ گئے ان کا حل ہو اور اس کی نجات کے دروازے کھلیں اس زمانہ کے لئے اور اس ہزار سال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیرِ قرآنی تفصیل میں بھی اور بیج کی حیثیت میں بھی موجود ہے یعنی جو

اس زمانہ کے مسائل

ہیں ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر وہ تفسیر کر دی جس کی ضرورت تھی اور بڑا لطف آتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے سوچا ہے کوئی مسئلہ درپیش ہے اور انسانی دماغ کام کرتا ہے دعائیں کرتا ہے اور ایک آیت کی تفسیر ذہن میں آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی اس مسئلہ کو حل کرنے والی ہے اور یہ دماغ میں حاضر ہی نہیں ہوتا کہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب میں لکھ چکے اور پھر چند دنوں بعد کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب میں وہ چیز موجود ہے۔

تو اس زمانہ میں قرآن مجید کو سمجھنے اور جاننے کے لئے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اپنی زندگی کی ظلمات کو اور زندگی کے اندھیروں کو

قرآن کریم کے نور سے

نور میں بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے ساری ہی کتب اور آپ کی سب تحریریں قرآن کریم کی تفسیر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سے باہر، قرآن کریم سے زائد ایک نقطہ بھی نہیں لکھا نہ قرآن کریم پہ کچھ زیادتی کی، نہ قرآن کریم سے کوئی کمی کی تفسیر بیان کرتے چلے گئے ہیں بعض ایسے بیان ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا کہ میں کسی آیت کی تفسیر کر رہا ہوں اور ایک بیان دے دیا ہے کسی مسئلے کے متعلق کسی وقت غور کرتے ہوئے وہ عبارت پڑھتے ہوئے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو نہیں لکھی لیکن) دماغ میں ایک آیت آجاتی ہے کہ آپ فلاں آیت کی تفسیر کر رہے ہیں اس لئے کہ ہر شخص کے متعلق

جماعت کے ہر فرد کا یہ عقیدہ ہے

اور یہ عقیدہ ہونا چاہیئے کہ اس نے قرآن سے باہر کچھ نہیں لکھا اس کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ فلاں آیت کی تفسیر ہے وہ یہ جانتا ہے کہ کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے اپنے پاس سے قرآن پر نہ زائد کر رہے ہیں، اور نہ اس میں سے نکال کر باہر پھینک رہے ہیں اس لئے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اور آپ لوگوں کی توجہ اس طرف اتنی نہ ہونے کی وجہ سے جو ہونی چاہیئے آپ کی مدد کے لئے میرے دماغ میں ایک سکیم آئی ہے

ہاں میں یہ بتا دوں کہ قرآن کریم کا ہی ذکر ہے اس آیت میں جس میں ہے

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

یہ دعا ہمیں سکھائی ہے قرآن کریم نے کہ اے ہمارے رب! ہمیں علم میں بڑھاتا چلا جا۔ اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ قرآن عظیم

غیر محدود علوم کا خزانہ

ہے کیونکہ اگر وہ محدود ہوں تو اس وقت جب وہ پہلی ساری باتیں ختم ہو گئیں اس کے بعد اس دعا کا کچھ فائدہ نہیں لیکن قیامت تک آنے والے انسان کو یہ دعا سکھائی قرآن کریم نے کہ یہ دعا کرتے رہو کہ اے خدا! ہمیں قرآنی علوم میں بڑھاتا چلا جا قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور یہ بھی ہمیں بتایا اللہ تعالیٰ نے کہ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (یہ سورہ بقرہ کی ۲۵۶ ویں آیت کا ایک ٹکڑا ہے) اس سے پہلے اس آیت میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو کچھ انسان کے سامنے ہے اور جو کچھ انسان کے پیچھے ہے یعنی جو کچھ اس کے علم میں ہے اور جو کچھ وہ اپنے عدم علم کی وجہ سے جانتا نہیں، جاہل ہے اس سے۔ وہ سب کچھ ہی اللہ جانتا ہے یعنی جو کچھ بھی ہے خواہ وہ انسان جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

اللہ تعالیٰ کائنات کو پیدا کرنے والا کائنات کی کنہ کو جاننے والا ہے اور اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو بھی کوئی شخص پا نہیں سکتا تو ہر علم میں جو زیادتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے مطابق ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک دہریہ سائنسدان جب کوئی Problem حل کر رہا ہو یا اپنا کوئی فارمولہ بنا رہا ہو اور اس کو سمجھ نہ آ رہی ہو، دماغ میں اندھیرا ہو اور ایک تڑپ اس کے اندر پیدا ہوتی ہے کہ کہیں سے مجھے روشنی ملے تو وہ تڑپ

ایک غافل کی دعا

کی مانند ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی سمجھتا ہے اور اس کے دماغ میں روشنی پیدا کر دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ کسی آیت کا حوالہ نہیں دیا۔ ابھی میں نے جو کہا تھا کہ کسی آیت کا حوالہ آپ دیں یا نہ دیں وہ ہے کسی نہ کسی آیت کی تفسیر پہلے میرے دماغ میں یہ بات نہیں تھی اب آپ سے باتیں کرتے ہوئے یہ آیت آ گئی سامنے۔ یہی مثال اس کی کہ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اسی کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے وہ لکھا ہے کہ کوئی دہریہ، کوئی کمیونسٹ، کوئی بت پرست، کوئی بدمذہب علم کے میدان میں ترقی کرتے ہوئے جب ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ترقی کرتا ہے اس کی منشاء کے بغیر ترقی نہیں کرتا اور انسان اللہ کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتا اور اس سے اگلا ٹکڑا آیت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے کائنات کا اس کے علم نے احاطہ کیا ہوا ہے وہ اس کا پیدا کرنے والا ہے اس کے اندر جو کچھ بھی خواص پائے جاتے ہیں جو کچھ خواص میں کمی ہوتی ہے جو بڑھوتی ہوتی ہے وہ

سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے

اس کے امر سے یا اس کے خلق سے وہ چیز ہو رہی ہے وہ اس سے پوشیدہ اور چھپی ہوئی نہیں وہ انسانوں کی طرح نہیں کہ آج یاد کر لیا یا سُن لیا اور کل کو بھول گیا خدا نہ کرے آپ میں سے بعض بھول ہی جائیں کہ میں آپ کو یہاں کیا نصیحت کر کے گیا ہوں کہ قرآن کریم کا علم حاصل کرتے رہنا ہے اسے بھولنا نہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سورۃ کہف تک کی تفسیر یعنی وہ عبارتیں جہاں آپ نے آیت بھی لکھی ہے اور آگے اس کی تفسیر بھی کی ہے شائع ہو چکی ہے ویسے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری عبارات کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہیں جیسا کہ میں نے ابھی بتایا لیکن بعض جگہ آیات دی ہیں بعض جگہ آیات کا حوالہ نہیں دیا اور معانی بیان کر گئے ہیں۔

یہاں میرے نزدیک (آپ کے رجسٹروں سے میرا علم اور قیافہ اور اندازہ مختلف ہے) کراچی کے حلقہ میں پانچ ہزار سے زیادہ خدام الاحمدیہ کی عمر کے احمدی ہیں۔ بہت سارے رجسٹروں پر نہیں آئے اس کی بہت ساری وجوہات ہیں اس وقت ان میں جانے کی ضرورت نہیں۔ خدام الاحمدیہ سے میں نے کہا تھا کہ بتاؤ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیات کا حوالہ دے کر تفسیر کی ہے وہ کتنے خدام کے پاس ہے۔ اب سورہ فاتحہ ہے

فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے

فاتحہ میں خلاصتہً وہ تمام علوم آ گئے ہیں جو قرآن عظیم میں آئے ہیں سورہ فاتحہ ایک چیلنج ہے ساری دنیا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ چیلنج دیا ایک دفعہ ایک عیسائی سے یا پادریوں نے مل کے۔ سوچ کے۔ سر جوڑ کے یہ سوال کروا دیا تھا کہ جب آپ کے نزدیک بھی بائیبل خدا تعالیٰ کا کلام ہے تو پھر قرآن کی کیا ضرورت تھی۔ اتنی موٹی کتاب بائیبل جو کم و بیش ستر کتابوں پر مشتمل ہے وہ قرآن کریم کے مقابلہ میں بہت بڑی ہے۔ تو یہ سوال کر دیا کہ اس کی ضرورت کیا تھی؟ آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ تم قرآن کریم کی ضرورت پوچھ رہے ہو میں کہتا ہوں کہ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے جو اسرار روحانی بیان کئے ہیں اور جو علوم اس میں پائے جاتے ہیں جو سات آیات پر مشتمل ایک صفحہ بھی نہیں بنتی (وہ جو سلے جتنے ہمارے قرآن کریم چھپتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پہلا صفحہ جہاں سورۃ فاتحہ ہے اس کے اردگرد بیل بوٹے ڈال کے تو اکثر حصہ صفحے کا سجایا ہوا ہے اور بیچ میں وہ سورہ فاتحہ سات چھوٹی چھوٹی آیات پر مشتمل لکھی گئی ہے) اس سات آیات پر مشتمل سورہ فاتحہ کے علوم کے برابر بھی اگر تم اپنی ساری کتاب میں سے نکال کر مجھے دکھا دو گے تو میں سمجھوں گا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے۔ لمبا زمانہ گزر گیا اس چیلنج پر انہوں نے اس علمی میدان میں کوئی کشتی نہیں کی تھی سر نہیں پھوڑنے تھے، جسموں کو زخمی نہیں کرنا تھا

سینوں کو منور کرنے کا سوال

تھا نہیں آئے۔ ۱۹۶۷ء میں جب میں اپنی خلافت میں پہلی بار باہر نکلا تو کوپن ہیگن میں جہاں میں نے مسجد کا افتتاح بھی کرنا تھا "تین مختلف سوسائٹیز Societies نے (دو کا تعلق عیسائی پادریوں سے تھا اور ایک محققین کی جماعت تھی) کہا ہم نے علیحدہ علیحدہ ملنا ہے۔ میں نے اُن سے کہا وقت کم ہے، مصروفیت زیادہ ہے اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو تینوں اکٹھے مجھ سے مل لیں چنانچہ انہوں نے اپنے چار چار نمائندے مقرر کئے اور وہ بارہ اکٹھے ہو کر آئے۔ ان کا ایک لیڈر تھا بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جو ان کو جواب تھا کہ سورہ فاتحہ کے مضامین اگر اپنی ساری کتاب میں سے نکال کر دکھا دو تو ہم سمجھیں گے تمہارے پاس کچھ ہے میں نے اس کا انگریزی ترجمہ ٹائپ کروا کے رکھا ہوا تھا ان کو دینے کی غرض سے جس وقت ہم باہر نکلے اور میں انہیں رخصت کر رہا تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس واسطے میں نے پہلے بات نہیں کی کہ میں نے اس کا فوری جواب نہیں لینا۔ یہ آپ سے مطالبہ کیا گیا تھا بڑا لمبا زمانہ گذر گیا لیکن آپ نے خاموشی اختیار کی۔ آپ میں سے آج کوئی شخص کہہ نہیں سکتا کہ جس شخص نے یہ مطالبہ کیا تھا وہ تو ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے تو اب کس کے سامنے جا کر

مطالبہ منظور کریں

میں نے کہا میں اُن کا نائب موجود ہوں اور میں یہ تمہارے سامنے رکھتا ہوں میرے سامنے کرو پیش جواب اس مطالبہ کا۔ پھر مقابلہ ہو جائے کہ سورۂ فاتحہ میں جو علوم ہیں، اسرارِ روحانی، وہ زیادہ ہیں یا ان کی ساری کتاب میں زیادہ ہیں وہ انگریزی ترجمہ میں نے اُن کو دے دیا۔ میں نے کہا سر جوڑو اور پھر مجھے جواب دے دینا۔ ۱۹۶۷ء کا وہ دن جولائی کا کوئی دن تھا اور آج کے دن تک کسی نے جواب نہیں دیا اور وہاں یہ پروپیگنڈہ کر دیا کہ میرا رویہ سخت تھا وہاں سے ایک صحافی آئے بڑے مشہور وہاں کے صحافی ہیں ربوہ بھی آئے تو مجھے کہنے لگے وہ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے کچھ سخت رویہ اختیار کیا تھا۔ میں نے کہا میں نے تو یہ رویہ اختیار کیا تھا اس نے کہا اچھا یہ بات ہے تو پھر میں جا کے ان کی خبر لوں گا خیر اُس نے خبر لی یا نہ لی۔ سوال تو یہ ہے کہ قرآن عظیم بڑی ہی عظیم کتاب ہے

اب سورہ فاتحہ کا چونکہ چیلنج دیا ہوا تھا تو مجھے خود خیال آیا کہ اگر وہ تیار ہو جائیں (جو مجھے یقین تھا نہیں ہوں گے) تو مجھے شروع کرنی ہو گی تفسیر سورہ فاتحہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر کی ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے بہت ساری نئی باتیں مجھے بھی سکھائیں۔ سورہ فاتحہ کا وہ سارا مجموعہ ایک بہت بڑا علم بنتا ہے پھر آپ بڑھتا چلا جائے گا یہ علم۔ یہ اکٹھا تو ہو جانا چاہیئے تو اسی خیال سے یہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے وہ چھپوانی شروع کی

ایک جلد میں سورہ فاتحہ کی تفسیر

ہے اور بڑی عجیب تفسیر ہے، بہت ہی پیاری، بہت مزیدار۔ بہت لطف آتا ہے پڑھ کے اور سارے خدام کے پاس پتہ ہے اس کی کتنی جلدیں ہیں ۶۲ صرف ۶۲ خدام کے پاس، کراچی کے نو حلقوں میں سورہ فاتحہ کی تفسیر۔ صرف ۳۶ خدام کے پاس سورہ بقرہ کی تفسیر۔ صرف ۱۶ خدام کے پاس سارے کراچی میں آل عمران - النساء کی تفسیر۔ صرف ۱۰ خدام کے پاس سورہ توبہ اور اس کے ساتھ کچھ (اور سورتیں ملی ہوئی ہیں) اُن کی تفسیر اور صرف ۱۵ خدام کے پاس سورہ یونس تا کہف کی تفسیر انا للہ وانا الیہ راجعون اس واسطے اس سلسلہ میں میرے ذہن میں دو تجاویز آئی ہیں ایک تو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں وہ اسی جگہ لینا ہوں دوسری کا ایک اور مضمون ([illegible]) ہے۔ اس ضمن میں الگ بات کروں گا۔ یعنی جو میں نے کلب کے سلسلہ میں کہا تھا۔ میں نے خدام سے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں کتابوں کی خرید کی طرف جو توجہ نہیں اس کی

دو وجوہات

ہیں، ایک یہ کہ ملک غریب ہے اتنے زیادہ پیسے خرچ نہیں کر سکتے، دوسرے یہ کہ پڑھنے کی عادت نہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے۔ میں انگلستان میں پڑھتا رہا ہوں ریل میں سفر کئے ہیں۔ میری آنکھوں نے یہ مشاہدہ کیا کہ ریل کے ڈبے سے ایک شخص ایک اسٹیشن پر اُترا اور صبح کا اخبار جو اس نے پڑھنے کے لئے خریدا تھا۔ پڑھ لیا تھا وہ اپنی سیٹ پر چھوڑ گیا اس کی جگہ اسی اسٹیشن سے ایک اور مسافر سوار ہوا اور اس نے دیکھا ایک اخبار پڑا ہے اس نے اُٹھا کر پرلی سیٹ پر رکھ دیا اور اگلے اسٹیشن پر اُترا اور وہی اخبار خرید کے لایا۔ اُن کو مانگے کا اُٹھا کر پڑھتے ہیں لے کے پڑھنے کی عادت نہیں۔ پیسے خرچ کرتے ہیں پڑھ کے پھینک دیتے ہیں یہ بدقسمتی ہے ہمارے سارے مشرقی علاقوں کی یہاں لوگوں کو پڑھنے کی عادت نہیں علم حاصل کرنے کی عادت نہیں۔ سیکھنے کی عادت نہیں Concentration کی عادت نہیں توجہ قائم رکھنے کی عادت نہیں علم کے ذریعے سے آگے ہی آگے بڑھنے کی عادت نہیں مگر ہمارے لئے ایک مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے۔ بہت ساری باتوں میں ہے اس میں بھی ہونا چاہیئے ایک احمدی میں اور دوسروں میں جو اس علاقہ میں بسنے والے ہیں۔

آپ حیران ہوں گے یعنی یہ تو سورہ فاتحہ کی ۶۲ جلدیں ہیں امریکہ میں وہ احمدی امریکن۔ جنہوں نے عیسائیت یا بدمذہب یا دہریت کو چھوڑا اور احمدی ہوئے جن کی احمدیت پر تین چار سال گذر چکے ہیں اور

سینکڑوں کی تعداد ہے انکی

انگریزی کی جو تفسیر ہے پانچ جلدوں کی وہ ان کے ہر گھر میں موجود ہے اور وہ اسے پڑھتے ہیں اور خالی پڑھتے نہیں جہاں سمجھ نہیں آتی فون اُٹھاتے ہیں اور ہمارے مبلغ کو فون کرتے ہیں کہ یہ آیت ہے یہ تفسیر ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی بتاؤ مجھے وہاں تین منٹ کا فون نہیں ہوتا وہاں اتنے منٹ کا فون ہوتا ہے جتنے پیسے دینے کے لئے آپ تیار ہیں، یعنی وہاں ٹیلیفون ایکسچینج بتاتا ہی نہیں کہ تین منٹ گذرے ہیں۔ دس منٹ گذر رہے ہیں۔ تیس منٹ گذرے ہیں صرف بل بتاتا ہے کہ اتنے منٹ آپ نے فون کیا تھا۔ اتنے پیسے دے دو لیکن ہیں تو کتابیں پڑھنے کی عادت ہونی چاہیئے خصوصاً وہ کتب جو ہماری جان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کے اگر ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حاصل نہیں کرنا تو زندہ رہ کے کیا کرنا ہے۔ میں نے کہا کلب بناؤ خدام اپنا بنائیں انصار اپنی بنائیں لجنہ اپنی اور پہلا مرحلہ یہ ہے (پہلے جو میں نے بات کی تھی اور سوچا اب اس سے کچھ زائد بات کرنے لگا ہوں) کہ ہر گھر میں دو آدمی میاں بیوی ہیں ابھی بچہ نہیں پیدا ہوا یا آٹھ دس آدمی ہیں اور ان کے Household ہیں بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ

ہر گھر میں ایک نسخہ تفسیر صغیر کا ہو

یا اگر کوئی انگریزی کے شوقین ہیں تو جو انگریزی ترجمہ قرآن کے فٹ نوٹ ہیں اُن میں تفسیر صغیر کو Assimilate کیا ہے بلکہ اپنی شروع خلافت میں بعض مضامین پر میں نے روشنی ڈالی تو ملک غلام فرید صاحب نے اُن کو بھی انگریزی کے فٹ نوٹس میں لے لیا ہے یہ مرضی ہے گھر والے کی وہ تفسیر صغیر رکھتا ہے یا تفسیر صغیر کی طرح کے ہی جو نیچے نوٹ والا ہمارا انگریزی ترجمہ اور نوٹ ہیں وہ اپنے گھر میں رکھتا ہے۔

اور دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی جو پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں وہ اس سال کے اندر اندر ہر گھر میں آ جائیں اس کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے۔ میں نے کہا کہ ایک ہماری مشکل یہ ہے کہ اتنے پیسے نہیں مثلاً ایک خاندان ہے وہ ڈیڑھ سو روپیہ کما رہا ہے ڈیڑھ سو سے زیادہ ان کی قیمتیں بن جاتی ہیں وہ کیسے یکدم خرید لے گا تو عقل سے ہم نے کام لینا ہے

میں یہ چاہتا ہوں

کہ آپ میں سے کوئی بھی بد دیانت نہ ثابت ہو اور آپ کو یہ غیرت ہونی چاہیئے کہ آپ میں سے کوئی بد دیانت نہ ثابت ہو اگر آپ دیانتدار ہیں تو ہمیں

ایک لفظ کے لئے بھی آپ کو کتاب پکڑانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں محسوس ہوتی۔

یہ کلب جو میں نے بتائی ہے آپ مزاج کے بنالیں کہ سارے کے سارے اس کلب کے ممبر ہونے چاہئیں۔ بیشک اپنے چندے اپنی آمد کے لحاظ سے تھوڑے یا بہت کریں۔ مثلاً دو روپے مہینہ کریں تین روپے مہینہ کریں پانچ روپے مہینہ کریں۔ دس روپے مہینہ کریں باقاعدگی سے ہر شخص پہنچاتے جگہ پہنچانے کی وہ ہو جہاں اسے زیادہ تکلیف نہ ہو یعنی دس میل دور روپے خرچ کرکے دو روپے نہ پہنچائے بلکہ ایک پیسہ خرچ کئے بغیر پیدل چل کے اس جگہ پر پہنچے جہاں اس نے اپنا وعدہ چندہ commitment کرانا ہے۔ خدام الاحمدیہ اور ان ساری تنظیموں کو اتنا efficient تو ہونا چاہیئے کہ وہ ایسا انتظام قائم کریں کہ آپ کی تعداد کے مطابق یا زیادہ سے یہاں کتابیں بھجوا دوں گا اور آپ ہر گھر میں دے دیں اس کی قیمت کی ادائیگی کی دو شکلیں بنتی ہیں یا تو میں ربوہ کو کہوں گا کہ آپ سے بالاقساط رقم وصول کریں مثلاً سارا بل اگر دس ہزار کا بنتا ہے اور آپ نے یہ رقم دس مہینے میں دینی ہے تو اکٹھا ہزار روپیہ دے دیں اگر آپ نے ۲۰ مہینے میں وہ رقم ادا کرنی ہے (اور یہ پہلے ہی فیصلہ ہو جائے گا) تو آپ وہاں پانچ سو روپیہ مہینہ باقاعدگی کے ساتھ بغیر اس کے کہ ایک خط بھی آپ کو یاددہانی کا آئے۔ اسی طرح لجنہ کرے اور انصار کریں لیکن

جماعت ایک کمیٹی بنائے

جو یہ دیکھے کہ میں جو کہہ رہا ہوں کہ تین تنظیمیں کریں تو میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابھی پہلے مرحلے میں ہی ایک گھر میں تین جلدیں اکٹھی ہو جائیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا گھر ہے جہاں خدام الاحمدیہ کی عمر کا بچہ ہی کوئی نہیں تو اس کے لئے انصار منتظم ہوں ایک گھر ایسا ہے جہاں مرد ہی کوئی نہیں مثلاً کئی نادان ہماری لڑکی نوجوان کنواری لڑکیاں جو نوکری کرنے لگ گئی ہیں ۳۵ سال کی اکیلی ہیں یعنی ابھی شادی نہیں ہوئی خاوند ہی کوئی نہیں اُن کے تو وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر بنیں گی اور اُن سے لے لیں گی جماعت احمدیہ ایک کمیٹی بنائے جو یہ دیکھے کہ یہ آپس میں coordination ہو کر یہ ایک کاپی جو آئی ہے یہ خدام الاحمدیہ کے ذریعہ اس گھر میں داخل ہو گی یا انصار اللہ کے ذریعہ یا لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ اور اس سال کے اندر اندر یہ مرحلہ آپ کو کتابیں ملنے کا پورا ہو جانا چاہیئے اس کی ادائیگی کی تو دیکھیں گے کیا شکل بنتی ہے کچھ جماعتیں ادائیگی کر دیں گی کچھ یکمشت ادائیگی کر دیں گے کوئی دس مہینے میں کرے گا کوئی بیس مہینے میں کرے گا اس کے مطابق ہو گا ایسا مالی بوجھ ڈالے بغیر جسے اُٹھانے کی اس شخص کو طاقت نہیں یہ علوم کے خزانے اُن کے گھروں میں پہنچنے چاہئیں۔ ہم اُن کے گھروں کو نور اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

سے بھرنا چاہتے ہیں یہ کتب وہاں ہونی چاہئیں۔ یعنی یہ مرحلے دو ہیں کتب کے لحاظ سے لیکن یہ ایک وقت میں چالو ہوں گے اور علیحدہ علیحدہ اس کی رپورٹیں ہوں گی اور میرے پاس آئیں گی اور ایک سال کے اندر اندر ہر گھر میں تفسیر صغیر کا ایک نسخہ اور پانچ جلدیں تفسیر کی ہو جانی چاہئیں جو طاقت رکھتے ہوں وہ تو اگلے جمعہ سے پہلے پہلے خرید لیں مجھے یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ آپ کی ضرورت کے مطابق ربوہ میں جلدیں موجود بھی ہیں یا نہیں یا چھپوانی پڑیں گی۔ اسی واسطے میں نے ایک سال لگایا ہے کیونکہ پھر میں ذمہ دار ہوں انشاء اللہ کہ وہ آپ کو ایک سال کے اندر مل جائیں۔

دوسری بات میں اپنے طلباء کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے دل میں بڑی شدت سے یہ ڈالا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر ذہنی عطا کے طور پر جس قدر پہلے رحمتیں کرتا رہا ہے اس سے بہت زیادہ اس اگلے زمانے میں کرنے والا ہے انشاء اللہ اور

جماعت کا فرض ہے

کہ ذہن کو بچائے محفوظ کرے اور اس کی نشوونما کا انتظام کرے یہ سکیم جیسا کہ میں نے مختصراً جلسہ سالانہ پر بتائی تھی پانچویں جماعت سے عملاً شروع ہوتی ہے۔ ویسے شروع ہو جاتی ہے اس کلاس سے جس میں سکول یا حکومت کا نظام تعلیم امتحان لیتا ہے اکثر امتحان تو سکول میں ہوتے ہیں جو حقیقی تک غالباً سارے ہی امتحان سکول میں ہوتے ہیں۔ پانچویں کلاس کا پہلا امتحان جہاں محکمہ تعلیم بیچ میں آ جاتا ہے۔ وہ بھی شاید سارے کا نہیں لیتا بہرحال پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ کہ ہر وہ احمدی بچہ جو کراچی میں رہتا ہے GREATER KARACHI میں اور اس میں میں شامل کرتا ہوں ضلع حیدرآباد اور دادو اور تھرپارکر یہ ہماری زمین آگئی نا۔ ساری۔ یہ اگر لیں تو اس سارے ایریا میں ہر وہ بچہ جو اگلے ۳ ماہ میں امتحان ہونے والے ہیں اگر وقت پر ہو گئے تو ہر بچہ جو امتحان دے وہ مجھے نتیجہ نکلنے پر خط لکھے اور میں ہر اس بچہ کو اپنے دستخطوں سے جواب دوں گا اور یہ تو تمام ہے اور ہر بچہ جس نے پانچویں جماعت کا امتحان دیا ہے اور اس علاقہ میں مختلف محکمۂ تعلیم مختلف حلقوں کے ذمہ دار ہیں مثلاً کراچی کا اور ہے اور حیدرآباد کا اور ہے مجھے اس کی تفصیل کا پتہ نہیں لیکن جو مستقل INDEPENDENT یونٹ میں امتحان لینے والے اس انڈی پینڈنٹ یونٹ میں ہر وہ بچہ جو

اُوپر کی ۳۰۰ پوزیشنز

میں آتا ہے (پانچویں جماعت میں بے شک ۵۰۰ کی پوزیشنیں لے لو) اس کو علاوہ خط کے ذہن مزاج کے بناؤں گا ترتیب بدلنی پڑے گی مثلاً سورہ فاتحہ جو ہے وہ ذرا دقیق ہے وہ پانچویں جماعت کا بچہ نہیں سمجھ سکتا تو دیکھوں گا میں کوئی ایسی تفسیر بھی ہو جس کے کچھ حصے میں سمجھوں کہ مضمون کے لحاظ سے ایسے ہیں جو پانچویں جماعت کے بچے کے ہاتھ میں دے دوں دو چار سال کے بعد چاہے پڑھ لے) میں اپنے دستخطوں کے ساتھ وہ تفسیر بھجوا دوں گا اگر وہ نمبروں کے لحاظ سے اوپر کے TOP کے ۳۰۰ میں آگیا ہے۔

اور اسی طرح آٹھویں جماعت میں پھر محکمہ تعلیم کا امتحان ہے اور وہ وظیفے کا بھی امتحان لیتے ہیں لیکن وظیفہ تو اتنے کو دیتے ہیں یا نہیں دیتے بہرحال اس وظیفہ کے امتحان میں پہلے ۳۰۰ جو TOP کے ہیں یعنی آٹھویں کے امتحان میں جو گورنمنٹ لے رہی ہے (سکول کا امتحان نہیں اس میں۔ یعنی جو اپنا سکول امتحان لیتا ہے وہ۔ تو کوئی کسی قسم کا سکول ہے کوئی کسی قسم کا سکول ہے) اس کے نتیجہ کی فہرست میں سب سے اوپر جو ۳۰۰ طالب علم ہیں اُن ۳۰۰ میں جتنے بھی احمدی بچے ہیں ان کو انشاء اللہ میں کتاب دوں گا۔

دسویں جماعت میں بورڈ کا امتحان ہے جہاں جہاں بھی اس ایریا میں بورڈ ہیں

چوٹی کے ۲۰۰ دماغ

جو ہیں اُن میں جتنے بھی احمدی ہیں اُن کے ذہن کے مطابق یہی جو میں پانچ کتب تفسیر ان میں سے ایک پر اپنے دستخط کر کے اور پیار کا خط لکھ کر دے دوں گا اور انٹرمیڈیٹ جو ہے اُس کے بھی ٹاپ کے ۲۰۰ لڑکے ہر بورڈ کے اور گریجوایشن (GRADUATION) بی اے بی ایس سی جو ہے اس کے بھی ٹاپ کے دو سو جو ہیں یعنی نتیجہ کی فہرست میں سب سے اوپر نمبر لینے والے ۲۰۰ میں سے جتنے احمدی لڑکے آتے ہیں وہ مجھے خط لکھیں گے اور یہ بھی لکھیں گے کہ ہماری پوزیشن مثلاً دس ہے ۱۱۰ ہے (یعنی دو سو کے اندر اندر جو بھی پوزیشن ہے) اُن کو بھی ایسا ہی انعام ملے گا۔

جو ایم اے۔ ایم ایس سی یا یہ ہمارے جو ڈاکٹر بنتے ہیں۔ فزیشن، سرجن یا انجینئرز وغیرہ اور اس ٹاپ کے امتحانات وہ ایم اے ایم ایس سی کے مقابلے میں ہی ہیں ہر مضمون میں علیحدہ علیحدہ کلاسیں بن گئی ہیں نا۔ ہر مضمون کے جو ٹاپ موسٹ ہیں یونیورسٹی میں ان میں سے جتنے احمدی ہیں اُن کو پانچ تفسیروں کا سیٹ یا تفسیر صغیر جو انگریزی ترجمہ ہے وہ تحفۃً ہم دیں گے لکھ کے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے اتنی ہمت دی ہے اور بھی ہمت دے۔

اور جو اس کے بعد کے ہیں مثلاً پی ایچ ڈی کہلاتا ہے یا اور یعنی پوسٹ ایم اے ایم ایس سی یا دوسرے ان کے مقابلے میں جو انجینئر ہیں اُن کے بعد کی جو ڈگریاں یہاں لینے والے ہیں اگر وہ ٹاپ کے ۷ میں آجائیں گے تو اُن کو بھی یہ انعام ملے گا۔

تو اب انشاء اللہ

مَیں اللہ سے اُمید رکھتا ہوں

میرے لئے کوئی مشکل نہیں نظر آتی کہ مَیں نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا نہ کروں اور آپ دل میں یہ عہد کریں اور آپ کے بچّے بھی عہد کریں کہ ہم وعدہ پورا کریں گے یعنی خط لکھیں گے۔ اس سال ہر بچہ امتحان دینے والا جو ہے نا اُس کا خط مجھے ملنا چاہیئے چاہے وہ دس ہزار خط ہوں مجھے خوشی ہوگی اور اس کا جواب دستخط سے مَیں دوں گا۔ اور اس ترتیب کے ساتھ ان کو تحفے کتابوں کے بھی دوں گا۔

یہ اُس سکیم سے مختلف ہے جس کا مَیں نے اعلان کیا تھا کہ وظیفہ دیں گے پڑھائیں گے۔

ایک میں نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہر طالب علم یعنی SCHOOL GOING AGE کا بچہ ہمارا جو ہے تا وہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے اور یہ بڑی چیز ہے، سوچیں گھر میں جا کر بہت بڑی چیز ہے اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں اور ساری جماعت کوشش کرے کہ کامیاب ہونا ہے ہم نے یعنی اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوتا ہے یا اسنے نمبر لیتا ہے کہ اگر ایک نمبر کم لیتا تو وہ فیل ہو جاتا یعنی کوئی فرق نہیں میٹرک ہونا چاہیئے اس کو اور اس کے لئے ضروری خرچ جس کی اس کے والدین کو طاقت نہیں وہ جماعت کو کرنا چاہیئے کیونکہ

یہ بہت بڑا ہے منصوبہ

اور جو مَیں نے اعلان کیا GENIUS ہو یا ٹاپ کے دماغ ہوں اُن کو ہم نے سنبھالنا ہے اس سے یہ منصوبہ مختلف ہے اور نوعیت کا ہے کیونکہ

ہر دماغ کو

میٹرک سے پہلے ہم نے سنبھالنا ہے لیکن اپنے اثر کے لحاظ سے اور اپنی افادیت کے لحاظ سے یہ کم اہمیت کا منصوبہ نہیں اور وسعت کے لحاظ سے اس سے بہت بڑا منصوبہ ہے۔

آپ کو مَیں نے اب اپنی تجربہ گاہ بنا لیا ہے۔ یہ کراچی کے تین ضلع اور دوسرے تین کل چھ ضلعے ہو گئے جن پر میں تجربہ کر رہا ہوں تو مَیں نے کہا آپ سے کو کہ آپ مجھ سے وعدہ کریں۔ اونچی آواز سے نہیں) یہ عہد کریں کہ آپ جو بچے طالب علم ہیں وہ مجھ سے وعدہ پورا کریں گے مجھے ضرور خط لکھیں گے اور جو ماں باپ ہیں وہ یہ وعدہ کریں کہ ان کے بچے ضرور لکھیں گے۔ نمبر ۲ اور جو جماعتیں ہیں وہ یہ وعدہ کریں کہ مجھے جو بچے خط لکھیں گے ان کی فہرست مجھے بھجوائیں گے یہ مَیں خاص وجہ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ ہمارے ہاں ڈاک کا انتظام بھی ناقص ہے ہو سکتا ہے کہ سو خط لکھے جائیں اور مجھے ۸۵ ملیں اور پندرہ خط غائب ہو جائیں تو وہ فہرستیں مجھے بھجوانے کا بھی انتظام ہو تاکہ اگر کوئی خط غائب ہو جائے تو ہمارے علم میں آ جائے۔

یہ جو سکیم ہے یہ دراصل پہلا مضمون کا جو حصہ تھا اس سکیم سے جکڑ کھا کے جا ملتی ہے کیونکہ اگر ہم نے قرآن کریم سکھانا ہے تو

دسویں تک تعلیم ہونی چاہیئے

ہمارے ہر بچے کی جو پڑھنا ہی نہیں جانتا وہ بھی اگر ذہین ہے تو قرآن کریم کا علم حاصل کر سکتا ہے ایک دفعہ (بڑی دیر کی بات ہے مَیں بچہ تھا) ہمارے لاہور سے فورتھ ائر کے ایک طالب علم اپنے ساتھ ایک غیر احمدی دوست کو بھی قادیان جلسہ پر لے آئے وہ آپس میں مدرسہ احمدیہ میں بحث کر رہے تھے، اس زمانہ میں تو تعداد کہیں کم تھی چھوٹے چھوٹے کمروں میں جماعتیں ٹھہرتی تھیں وہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے آپس میں بحث کر رہے تھے۔ ہمارے احمدی فورتھ ائر کے طالب علم کو جواب نہیں آیا اس کا۔ وہ کہنے لگا مَیں تو مولوی نہیں ہوں مَیں ہو نے مولوی نوں لے آناں خیر وہ ساتھ والے کمرے میں گیا وہاں ایک شخص سفید پوش پگڑی اس نے پہنی ہوئی، داڑھی اس نے رکھی ہوئی، بڑا خوبصورت اس کا چہرہ۔ شکل اس نے دیکھی اس نے سمجھا یہ مولوی صاحب ہی ہوں گے تو وہ ان کو جا کر کہنے لگا اس طرح میرا دوست میرے ساتھ آیا فورتھ ائر کا اور ہم باتیں کر رہے تھے، ایک بات مجھے سمجھ میں نہیں آئی تو آپ آ کے بتا دیں اس شخص نے کہا چلو مَیں بتا دیتا ہوں وہ ساتھ ہو لیا۔ وہ یہ سوال کر رہا تھا کہ (سوال صحیح یا غلط وہ مَیں چھوڑ رہا ہوں اس وقت اس کے متعلق کہنے کا وقت نہیں۔) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے اور پھر یہ آگے بیٹوں میں نہیں جانی چاہیئے وہ کہنے لگا یہ کونسا مشکل سوال ڈال دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ ہوئے مولوی نورالدین صاحب اور وہ ان کے بیٹے نہیں تھے اور مولوی نورالدین صاحب کے بعد ہوئے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور وہ مولوی نورالدین صاحب کے بیٹے نہیں تھے۔ تو سوال تو اس نے ویسے ہی کیا تھا اس میں معقولیت نہیں تھی لیکن یہ شخص جس نے جا کر سمجھایا یہ اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ تو صحیح ہے کہ وہ ذہین تھے وہ لوگ حضرت صاحب کے آگے خطبے سنا کرتے تھے [illegible] اور چیز ہے اور علم اور چیز ہے۔ تو [illegible] تو ہو ہی جاتے ہیں کئی دسویں پاس ہیں۔ علم اُن کو چھو کے بھی نہیں گیا لیکن میٹرک پاس ہیں تو جو بعض [illegible] ہیں وہ پڑھ لیتے ہیں لکھتے ہیں لیکن علم سے کوئی پیار نہیں سو ہر احمدی کو ہم خالی [illegible] نہیں بلکہ عالم بنانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے [illegible] ہونا بھی ضروری ہے

قرآن کریم کی گہرائیوں میں

اگر ہم نے اس کو لے کے جانا ہے تو اس کو کم از کم میٹرک تک کی تو تعلیم ہونی چاہیئے پھر جو ان میں ہوشیار ہیں انشاء اللہ وہ آگے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو علم کے میدان میں اتنی برکتوں سے بھر دے کہ جو بہت آگے نکلے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی حیرانی کا باعث بن جائے۔

ولادتیں!

مکرم حفیظ احمد صاحب آف لودھی پور شاہجہانپور کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے بچے کا نام "خالد ظفر" تجویز کیا گیا ہے نومولود کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے نیز موصوف کی بیٹی نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے موصوف اپنی اس بچی اور اپنے اہل و عیال کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے بھی درخواست دعا کرتے ہیں اس موقعہ پر موصوف نے مختلف مدات میں بطور شکرانہ مبلغ ۲۰/- روپیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً

خاکسار: عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

★ — خاکسار کے بھانجے عزیز محمد سلیم زاہد کو مولا کریم نے ایک بچی عطا کی ہے الحمدللہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

★ — خاکسار کے چچازاد بھائی عزیز حبیب اللہ صاحب ٹاک کو مولا کریم نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمدللہ نومولود کے نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: عبدالحمید ٹاک یاری پورہ (کشمیر)

درخواستہائے دعا!

① مکرم داؤد احمد گلزار صاحب آف لندن کی بیٹی عزیزہ ناہید سلمہا اور عزیز راجہ انور احمد نے نیا مکان خریدا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عزیزان دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ یہ مکان ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

② میری خوشدامن محترمہ حبیب بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبدالمجیب صاحب گلبرگی یادگیر کی گذشتہ دنوں بلڈ پریشر کی وجہ سے طبیعت ناساز تھی بفضلہ تعالیٰ اب علاج سے افاقہ ہے کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے موصوفہ نے اپنے بیٹے مکرم محمد حفیظ صاحب گلبرگی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر کی معرفت سے بغرض حصول دعا مبلغ ۱۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاھا اللہ خیراً

خاکسار: بشیر الدین احمد حیدر آباد نزیل قادیان

③ میرے چھوٹے بیٹے عزیز اسرار احمد سلمہ نے اس سال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے بچہ بیمار ہے

* تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس بچے کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: محمد شفیع صدیقی جین گنج کانپور (یوپی)

جماعتِ احمدیہ شموگہ کا سالانہ جلسہ

★ علمائے سلسلہ اور سپیشل ڈپٹی کمشنر کی تقاریر ★ پینتیس ۳۵۰۰۰ ہزار کتب زبان میں لٹریچر کی تقسیم ★ ریڈیو اور اخبارات میں تشہیر

رپورٹ مرسلہ: محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ شموگہ کو اس سال عظیم الشان پیمانے پر جلسہ منعقد کرنے کی سعادت عطا ہوئی بہت دنوں پہلے سے احباب جماعت نے جلسہ کے لئے کوشش شروع کی تھی چونکہ محترم مولوی فیض احمد صاحب انچارج مشن شموگہ بعض وجوہات کی بناء پر بیرون ملک گئے ہوئے تھے اس لئے جماعت احمدیہ شموگہ کے اصرار پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی منشاء گرامی اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے تحت حیدرآباد کانفرنس سے فراغت کے بعد مجھ احقر کو انتظامات کے سلسلہ میں شموگہ جانے کی توفیق ملی چنانچہ ۲۲ر اپریل کو حیدرآباد سے روانہ ہو کر خاکسار مورخہ ۲۳ر اپریل کو شموگہ پہنچا۔ مجلس استقبالیہ کے لئے مکرم نصر اللہ صاحب احمدی مکرم شفیع الرحمٰن صاحب صدر مجلس۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب۔ مکرم نذر احمد صاحب، مکرم خضر محمود صاحب، مکرم سید خلیل احمد صاحب مکرم میر مظہر الحق صاحب مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم صدر محترم جعفر صادق صاحب پر مشتمل کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔

اس کمیٹی نے جس عمدگی اور احسن رنگ میں جلسے کے تمام انتظامات کئے وہ قابل تحسین ہے کمیٹی کے علاوہ شموگہ کے تمام خدام، اطفال ہمراہ لجنہ و ناصرات نے بھی جو تعاون کیا وہ بھی قابل قدر رہا۔ خدام نے رات کے چار چار بجے تک برستی بارشوں میں پوسٹر لگائے اور ہینڈ بلز تقسیم کرتے رہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔

گوردوارہ میں تقریر

شموگہ میں سکھ حضرات نے ایک گوردوارہ کی تعمیر کی ہے اس کے افتتاح کے موقعہ پر خاکسار کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ اس موقع پر سکھ احباب کے ایک بڑے مجمع میں خاکسار نے تقریر کی جس سے سکھ دوست اس قدر متأثر ہوئے کہ خاکسار کو منتظمین پربندھک کمیٹی نے "گیانی" کے اعزازی خطاب سے نوازا اور خاکسار کی گل پوشی کی خاکسار نے ان احباب کو جلسہ سالانہ شموگہ میں شرکت کی دعوت دی گویا یہ تقریر ہمارے جلسہ سالانہ شموگہ کی تشہیر کا مؤثر ذریعہ بنی الحمد للہ

تشہیر

وسیع پیمانے پر تشہیر کی خاطر ریڈیو سے بھی اعلانات کرائے گئے اور بڑے بڑے پوسٹر اور ہینڈ بلز شائع کئے گئے نیز متفرق اخبارات میں اس جلسہ کی تشہیر کی گئی

علمائے کرام کی آمد

۲۹ر اپریل کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ مع مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب۔ فاضل اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز بذریعہ بنگلور میل شموگہ پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن پر جماعت کے احباب نے معزز مہمانوں کی گل پوشی کی اور سب مہمانوں کو سابقہ صدر مکرم سید مدار احمد صاحب مرحوم کے گھر لے جایا گیا بعض مہمانوں کو مکرم عبد الجبار صاحب مرحوم کے مکان پر ٹھہرانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔

پریس کانفرنس

۲۹ر اپریل کو چار بجے اشوکا ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا سب سے پہلے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے تعارف کرایا اور جماعت کے اغراض و مقاصد بیان کئے بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختلف سوالات کے جوابات دئے اور جماعت احمدیہ کے مؤقف کو بیان فرمایا۔ اس پریس کانفرنس میں نو ۹ رپورٹرس اور ایک ریڈیو نمائندہ نے شرکت کی۔

جلسہ سیرت النبی صلعم

مورخہ ۳۰ر اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ شموگہ میں محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ کی صدارت میں، جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد ہوا پردے کی رعایت سے عورتوں کے لئے بھی خاطر خواہ انتظام تھا محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے مکرم منصور احمد صاحب نوجوان نے انگلش میں سرور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی نے مقام محمدیت کے موضوع پر خاکسار نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم نصر اللہ صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انسانِ کامل کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیلِ انسانیت کے موضوع پر تقاریر کیں آخر میں محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی صدرِ جلسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ مبعوث ہوئے تو دنیا نے آپ کی مخالفت کی لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے عروج تک پہنچایا کیونکہ آپ سچے تھے۔ ہمیشہ سچوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید رہی ہے یہی آج ہمارے زمانہ میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں آئے تو دنیا نے آپ کی مخالفت کی آپ تن تنہا اٹھے۔ دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کیا۔ دنیا نے آپ کی مخالفت کی آپ کو کافر و دجال کہا لیکن وہ تمام ناکام ہوئے اور آپ کامیاب و بامراد ہوئے آج تک علمائے کرام بھی کہتے رہے کہ امام مہدی چودھویں صدی میں نازل ہوں گے لیکن اب تک ان کے مزعومہ مہدی و مسیح نہ آئے ہم خوش ہیں کہ وہ مہدی و مسیح آگئے ہیں اسے ہماری ان علماء سے اپیل ہے کہ وہ ان کے دعویٰ پر غور کریں۔

آخر میں مکرم جعفر صادق صاحب صدر جماعت نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پڑھ کر سنایا۔ اور محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

یکم مئی کو شموگہ کے ایک بڑے ہال میں جلسے کا انتظام تھا۔ مہمانوں کا استقبال۔ اسلامی اخلاق کا مظاہرہ۔ مہمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہال کو سجانا۔ بجلی کے قمقموں سے مزین کرنا کرسیاں آراستہ کرنا۔ اسٹیج کا خاطر خواہ انتظام۔ یہ سب کام خدام نے بہترین اسلوب کے ساتھ سنوارے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

ٹھیک پانچ بجے یہ جلسہ گرونانک سنگھا ہال میں زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی شروع ہوا۔ تلاوت کلام مجید مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے کی اور نظم مکرم جعفر صادق صاحب نے سنائی خاکسار نے تمام مقررین کی اسٹیج پر جماعت احمدیہ شموگہ کی جانب سے گلپوشی کی اور صدر جماعت احمدیہ شموگہ نے خاکسار کی گلپوشی کی بعدہ خاکسار نے تعارفی تقریر کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مسلک اتحاد بین المذاہب اور قومی یکجہتی ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اسی کی بنیاد ڈالی اور آج ہم اسی کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا مقصد بھی قومی یکجہتی ہے۔

اس کے بعد محترم سردار بہادر جی نے حضرت بابا نانک کی سیرت پر تقریر کی اور جماعت احمدیہ شموگہ کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ جماعت اس لئے مبارکبادی کی مستحق ہے کہ اس نے ایک ہی پلیٹ فارم پر تمام مذاہب کے علماء کو اکٹھا کیا ہے اور ہر مذہب کے پیشوا کی سیرت کو بیان کرنے کا موقعہ فراہم کیا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں قومی یکجہتی کے عنوان پر دلنشین پیرایہ میں تقریر کی۔ محترم نوجوان صاحب کی تقریر کے بعد ری۔ کے جے کمار عیسائی پادری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی اور ویدوں سے آپ کی صداقت کو پیش کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد ملٹی ملکا رخیبا سوامی ہری گڑھ مٹھ نے ہندو مذہب پر کنڑ زبان میں تقریر کی آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی نے سیرت حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی آمد کی غرض ہی یہ تھی کہ تمام دنیا ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر پیار اور محبت سے زندگی بسر کرے جس کی مثال آج کا جلسہ ہے آپ کی تقریر کے بعد محترم این آر وینکٹیش ڈپٹی کمشنر شموگہ جو اس جلسہ میں چیف گیسٹ تھے نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کے اخلاق سے اس قدر متأثر ہوں کہ دوسرے مسلمانوں کی نسبت آپ کو خالص مسلمان سمجھتا ہوں۔

اس تقریر کے بعد صدرِ جلسہ محترم مولانا

(باقی ص۱۱ پر)

جماعت احمدیہ بہار کا تیسرا جلسہ پیشوایانِ مذاہب

بقیہ صفحہ اوّل

اس جلسہ کی آخری تقریر ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر کی موصوف نے بنگلہ زبان میں ... پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت مختلف مذاہب کی بیان کردہ پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے حضورؐ کی صداقت کو پیش کیا اور پھر حضورؐ کا صبر و استقلال بنی نوع انسان سے محبت، آپ کا عدل، رحم، سخاوت، شجاعت وغیرہ اخلاقِ فاضلہ کو واقعات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے اسلام کی امن بخش تعلیمات کو نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ (مہمان خصوصی) نے انگریزی میں نہایت اختصار کے ساتھ اس جلسہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مقررین اور سامعین حضرات کا شکریہ ادا کیا اور منتظمین کو مبارکباد دی۔ سب سے آخر میں جناب سیوا شری چندر داس پرنسپل وویکانند کالج نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کی اس قابل قدر کوشش کو سراہتے ہوئے مبارکباد دی اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ کی پُرامن اور صلح کل تعلیمات کو سن لینے کے بعد آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ سب اس مقصد کے لئے ان کا ہاتھ بٹائیں کیونکہ اسی سے دنیا حقیقی شانتی اور امن سے ہم کنار ہو سکتی ہے۔ اور اس زمانہ میں اسی ایک چیز کی ضرورت ہے نہ صرف ہماری قوم بلکہ تمام دنیا اور بنی نوع انسان کو ضرورت ہے۔ اور ہم خوش قسمت ہیں کہ اس تعلیم کو پیش کرنے والا عظیم انسان ہمارے ملک میں پیدا ہوا۔ اس لحاظ سے ہماری دوہری ذمہ داری ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خدا کے فضل سے یہ جلسہ اپنی ذاتی خوبیوں اور خصوصیات کی وجہ سے کئی رنگ میں بہت کامیاب اور معقول رہا چنانچہ حاضرین اس جلسہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد سب نے مقررین کو گھیر لیا اور دیر تک سوال و جواب کے رنگ میں علمی مذاکرہ ہوتا رہا اور بک اسٹال سے کتابیں خریدیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہیں کچھ دوستوں نے اظہار کیا کہ اسی قسم کا جلسہ کثیر ہونا چاہیئے اور بار بار ہونا چاہیئے۔ چنانچہ تین روز کے بعد جناب ساد ھن چیٹرجی مکرم غلام علی صاحب سیکرٹری تبلیغ بہالہ سے ملے اور خوشخبری سنائی کہ میں نے آپ کے جلسہ کے تاثرات کا اظہار وویکانند پر چار سمتی کے آشرم کے سوامی جی سے کیا تو انہوں نے بہت خوشی کا مظاہرہ کیا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ اس قسم کا ایک جلسہ جماعت احمدیہ کے تعاون سے کیا جائے اور اس کے لئے انہوں نے خود ہی ۲۶ اپریل کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ چنانچہ اس جلسہ کے انتظامات میں جماعت برلشہ کے نوجوانوں نے قابل رشک جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ ہمارے خدام مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ مرشد آباد کے ساتھ صبح ہی آشرم چلے گئے اور استقبالیہ گیٹ اور جلسہ گاہ کو سجایا اور وہ تمام قطعات اور پوسٹر جو ہم نے اپنے جلسہ میں لگائے تھے وہاں ٹانگے گئے۔

پروگرام کے مطابق ہم ٹھیک ۱ بجے مذکورہ آشرم میں پہنچے۔ سب سے پہلے سوامی وویکانند جی نے سب مہمانوں کی چائے سے تواضع کی اس کے بعد شری سبھاش چندر داس کی ہی زیر صدارت اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جناب سوامی جی موصوف نے خاکسار کو اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر متعارف کرایا اور تمام مقررین کے ساتھ صدر جلسہ کی گل پوشی کر کے عزت افزائی کی۔ بعدہٗ سب سے پہلے شری ساد ھن چیٹرجی نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے تعاون سے جو یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بانی جماعت احمدیہ کی پُرامن اور رواداری کی تعلیم نے ہمیں اس قدر متاثر کیا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ میں ایک سیاسی آدمی ہوں لیکن اس روز جماعت احمدیہ کا جلسہ سننے کے بعد میرا دل چاہتا ہے کہ اس دنیاداری کو چھوڑ کر اسی کام میں لگ جاؤں جس کی وجہ سے ہی دراصل دنیا حقیقی سُکھ اور شانتی حاصل کر سکتی ہے۔

بعدہٗ سب سے پہلی تقریر مکرم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری (بنگلہ دیش) نے کی۔ آپ نے نہایت دلکش انداز میں اسلام کی عالمگیر تعلیمات کو پیش کیا اور ساتھ ہی مختلف مذاہب کی کتب کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا کہ قرآن مجید نے کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ فیہا کتب قیمہ پہلی کتا ... کی تعلیمات اور صداقتیں جو دوسرے مذاہب میں ... زمانہ پائی جاتی ہیں اس میں جمع کر دی گئی ہیں کیونکہ وقت اور زمانہ اس بات کا متقاضی تھا کہ کوئی ایسی الہٰی کتاب ہو جس میں تمام صداقتیں بھی پائی جائیں اور وہ عالمگیر حیثیت کی بھی حامل ہو اور وہ قرآن ہے۔ آخر میں موصوف نے مختلف کتب کی روشنی میں حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضورؐ کی سیرت پاک کو بیان کیا۔

اس کے بعد دوسری تقریر حضرت بدھ جی مہاراج کی سیرت اور سوانح پر جناب بی جوش کا نئی بردوانے کی موصوف نے کہا کہ مکرم احمد توفیق صاحب چوہدری نے اپنی تقریر میں تو تمام مذاہب کا نچوڑ آپ کے سامنے بیان کر دیا ہے اب اس کے بعد کچھ کہنے کی گنجائش نہیں رہی تاہم انہوں نے بھی قضا و قدر، انصاف، بنی نوع انسان سے محبت وغیرہ سے متعلق اسلام اور بدھ مذہب کی مشترک تعلیمات کا ذکر کیا۔

آخری تقریر جناب سوامی وویکانند جی نے ہندو مذہب کے بارے میں کی اور یہ بتایا کہ سوامی وویکانند جی کی بھی دلی خواہش یہی تھی کہ کسی طرح لوگوں کے دلوں سے مذہب سے نفرت دور ہو اور آپس میں محبت کرنا سیکھیں اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا قدم اور بھی زیادہ مستحسن ہے۔

بعدہٗ صدر جلسہ کی درخواست پر خاکسار نے نہایت اختصار کے ساتھ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی پرامن اور رواداری کی تعلیمات کو بیان کیا اور جماعت کی طرف سے جناب سوامی جی کو قرآن مجید انگریزی کا تحفہ پیش کیا جو انہوں نے نہایت عقیدت سے قبول کیا۔ اور صدر جلسہ کے صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو جلسوں کے اسلام اور احمدیت کے حق میں مفید نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار نے مورخہ ۷/۵/۸۰ کو بمقام سردار نگر ضلع امروہہ عزیزہ کابیہ بیگم بنت مکرم عبد الغفور صاحب احمدی سردار نگر کا نکاح عزیز شاہد حسین صاحب احمدی ابن مکرم سعید الاسلام صاحب مرحوم آف امروہہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار پانصد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ خطبہ نکاح حقوق و فرائض زوجین اور خصوصیات احمدیت پر مشتمل تھا جو سنایا گیا۔ مبلغ بیس روپیہ مختلف مدات میں جانبین نے چندہ ادا کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بزرگان و احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نکاح کے بعد اُسی روز رخصتانہ عمل میں آیا

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲) مورخہ ۱۴/۵/۸۰ کو بعد نماز ظہر مسجد اقصٰی میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسارہ کے بیٹے عزیز خالد حسین صاحب ابن محترم عابد حسین صاحب مرحوم ساکن قادیان کے نکاح کا اعلان مکرمہ سیدہ گلنار صاحبہ بنت محترم سید محمد عبد القیوم صاحب ساکن برہ پورہ بھاگلپور (بہار) کے ہمراہ مبلغ ۴۰۰۰/- (چار ہزار روپیہ) حق مہر پر فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسارہ زبیدہ خاتون قادیان

(۳) مورخہ ۲۳۔ ہجرت (مئی) کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے محترمہ تسنیم حفیظ صاحبہ بنت محترم منشی عبد الحفیظ صاحب مرحوم ساکن کرہل ضلع مین پوری یو پی کے نکاح کا مکرم محمد زبیر صاحب پسر محترم چوہدری حبیب اللہ صاحب مرحوم ساکن کمہ ڈنڈی ضلع خیرپور سندھ پاکستان کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔ محترمہ تسنیم حفیظ صاحبہ محترم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم قادیان کی ہمشیرہ ہیں اور مکرم محمد زبیر صاحب مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے برادر اصغر ہیں ۔۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت و رحمت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مبلغ ۱۵/- روپیہ مختلف مدات میں ادا کئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۲۲ میں شمیم اختر گیانی بنت گیانی عبداللطیف صاحب درویش قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں البتہ منقولہ جائداد میں ایک گھڑی ہے جس کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ نیز میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمہ ہوں اور بطور ٹیچر کے خدمت کر رہی ہوں۔ میری تنخواہ ۴۲۰/- روپیہ ماہانہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں ۳۰۰۰/- روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ نیز بوقت وفات جو بھی میرا ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
گیانی عبداللطیف درویش	شمیم اختر گیانی	سید صباح الدین، قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۲۳ میں محمودہ بیگم زوجہ محمد فخر الدین صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے البتہ حسب ذیل منقولہ جائداد ہے۔ کانوں کے ٹاپس، انگوٹھی اور [illegible] جن کا مجموعی وزن ۴ تولہ ہے اور جس کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے [illegible] ہزار روپیہ ہے۔ اسی طرح میری ماہوار آمد ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور کل منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کسی قسم کی کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی اور میں انشاء اللہ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دینے کی پابند رہوں گی۔ میرا مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اسی طرح کچھ برتن جن کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ایک ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ موجود ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ظہیر احمد انسپکٹر بیت المال (آمد)	محمودہ بیگم	نصیر احمد

وصیت نمبر ۱۴۴۲۴ میں شیخ کریم احمد ولد شیخ داؤد احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت سرکاری عمر [illegible] سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن کوکنٹہ ڈاکخانہ کوکنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے جو مجھے میری ملازمت جو میں محکمہ [illegible] میں کر رہا ہوں کے بالعوض مل رہی ہے۔ علاوہ ازیں میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں [illegible] ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئندہ اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں یا آمد کی صورت پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اور میں اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ موجود ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد انسپکٹر بیت المال (آمد)	شیخ کریم احمد	محمد بشیر الدین زعیم مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ

وصیت نمبر ۱۴۴۲۶ میں محمد باشو میاں ولد راج محمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمد اس وقت ماہوار ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ منقولہ جائداد بصورت مویشی جن کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اور غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میں ان تمام کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر کوئی مزید جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔ اور میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

غیر منقولہ جائداد: زمین تری ۳۰ گنٹا قیمت [illegible]/- زمین خشکی ۵½ ایکڑ قیمت ۵۵۰۰/- روپیہ مکان قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ میزان [illegible]۵۰۰/- روپیہ

منقولہ جائداد ۵۰۰/- روپیہ میزان کل ۲۱۰۰۰/- روپیہ

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال (آمد)	محمد باشو میاں وڈمان	محمد مبین الدین صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

وصیت نمبر ۱۴۴۲۸ میں اے۔ عبدالرحمن ولد ابراہیم [illegible] قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۲۴ فروری ۱۹۶۸ء ساکن [illegible] حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۰/۵/ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ اس وقت مجھے ماہوار تنخواہ ۲۷۷/- روپیہ مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر زندگی میں کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ ہوگا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
قریشی محمد شفیع عابد درویش	اے عبدالرحمن مالاباری	بشیر احمد خادم درویش

وصیت نمبر ۱۴۴۲۹ میں محمد پیر احمد ولد غلام قادر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ

قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی	محمد نعیم احمد کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان	عبداللطیف ملکانہ

جماعت احمدیہ شیموگہ کا سالانہ جلسہ (بقیہ صفحہ ۸)

شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے انگریزی زبان میں تقریباً پون گھنٹہ تک جماعت احمدیہ کے مسلک کو دلنشین پیرایہ میں واضح فرمایا۔ کیونکہ سامعین زیادہ تر انگریزی دان تھے اس لئے یہ تقریر پسند کی گئی۔ نیز آپ نے تقریر کے بعد چیف گیسٹ کو قرآن مجید اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر شری رگھو بیندرا گورو جی مہاراج بسیوا ایمن نے کنٹر زبان میں کی اور جماعت احمدیہ کے اس طریق کو سراہا کہ سب کو اپنے اس عظیم الشان اجتماع میں خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ اور مختلف نظریات کو پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ جب تک ہم آپس میں پیار و محبت سے نہیں رہتے اس وقت تک امن اور شانتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سامعین و مقررین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور تمام غیر از جماعت مقررین کو قرآن مجید انگریزی اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر تحفہ کے طور پر پیش کیا۔

جوان سب نے عقیدت سے قبول کیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کیلئے جو ہال ریزرو کروایا گیا تھا وہ باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو گیا کیونکہ سامعین جوق در جوق آ رہے تھے۔

تقسیم لٹریچر

خدام نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۳۵ ہزار کنڑ لٹریچر تقسیم کیا اور ایک بک اسٹال کا انتظام کیا جس میں "میتری سندیش" اور "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" نیز "امن کا پیغام اور حرف انتباہ" نامی کتابچے رکھے گئے تھے۔ اس لٹریچر میں ۱۵ ہزار پمفلٹ مکرم ایم۔ ایس۔ کے عبدالجبار صاحب مرحوم کے بیٹوں نے شائع کروایا۔ اور باقی لٹریچر جماعت کے دوسرے مخیر احباب نے شائع کروایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس جلسے کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور بھٹکی ہوئی روحیں جلد از جلد احمدیت کی آغوش میں آ کر اپنی روحانی تشنگی کو بجھا لیں۔ آمین۔

مجالس انصار اللہ آندھرا پردیش کیلئے ضروری اعلان

مکرم و محترم الحاج مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی زعیم مجلس انصار اللہ حیدر آباد کو مجالس انصار اللہ آندھرا پردیش کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ آندھرا پردیش موصوف سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۹ ہش (۱۹۸۰ء) بروز جمعرات منعقد ہوگا۔

جملہ زعماء مجالس انصار اللہ ہندوستان اس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

چندہ سالانہ اجتماع : چندہ سالانہ اجتماع ماہوار آمد کا ۱/۲ فیصد سالانہ بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

چندہ مجلس : چندہ مجلس کل آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا:- مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی اہلیہ محترمہ کے دل کے والو کا مدراس میں ہفتہ عشرہ تک اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد انعام غوری قادیان۔

علمی ترقی کا ایک وسیع اور ہمہ گیر منصوبہ (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

سے لے کر پی ایچ ڈی تک کے امتحانات میں شریک ہونے والے ہر احمدی طالب علم اور طالبہ کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ وہ حضور کی خدمت میں خط لکھے۔ حضور نے ہر ایسے بچے کے لئے دعا فرمانے اور دفتر کی طرف سے اس کے خط کا جواب دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

● ذہین طلباء کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے حضور نے از راہِ شفقت پانچویں جماعت سے لے کر ایم اے اور ایم ایس سی تک کے امتحانات میں مقررہ معیار کے مطابق بالائی پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طلباء کو اپنے دست مبارک سے دعائیہ خط تحریر فرمانے نیز کسی دعائیہ فقرہ اور اپنے مبارک دستخط کے ساتھ تفسیر صغیر یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں سے کوئی تصنیف یا حضور کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن کی اجلادمیں سے کوئی جلد بطور تحفہ و انعام ارسال فرمانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

الغرض جماعت کی علمی ترقی کے اس وسیع اور ہمہ گیر منصوبہ کے یہ تمام اہم نکات جہاں افراد جماعت اور نظام سلسلہ پر یہ عظیم ذمہ داری عائد کر رہے ہیں کہ وہ ہر نوخیز ذہن کی ابھی سے حفاظت کریں اور اس کی نشوونما کا خاطر خواہ انتظام کریں وہاں احمدی بچوں اور نوجوانوں کو بھی ان کے اس فرض منصبی سے آگاہ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صورت میں روئے زمین کے دیگر تمام بچوں اور نوجوانوں پر جو امتیازی حیثیت عطا کی ہے اُن کا جماعتی فرض ہے کہ وہ اس امتیاز کو زندگی کے ہر شعبے میں برقرار رکھیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہمارے نوجوان اپنے قیمتی اوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کو صحیح مصرف میں لائیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے آپ کو ہمیشہ نظام خلافت کی اس خداداد نعمت سے وابستہ رکھیں۔ جس کی بے پایاں شفقت اور غیر معمولی برکات کے نتیجہ میں انہیں دینی و دنیوی ترقیات کے یہ انمول مواقع میسر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو اپنی ان عظیم ذمہ داریوں سے کماحقہٗ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
Phones: 52325/52685, P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور (یوپی)
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور پرشیکٹ سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
((مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرس))

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے۔
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND Main Road,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
Phone No: 76360

رمضان المبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو ... ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے۔ جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلایا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ؛

فہرست ۲
منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اکتوبر ۱۹۸۱ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جملہ قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی تجنید کروا کر جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں۔

نام مجلس	نام قائد	نام مجلس	نام قائد
کٹک ...	مکرم عبدالباسط صاحب	رشی نگر ...	مکرم عبدالحی صاحب گنائی
بمبئی ...	" ڈی. عبدالرحیم صاحب	سرینگر ...	" بشیر احمد صاحب شاکر
بنگلور ...	" پی. ایم. کریم احمد صاحب	شاہجہانپور ...	" محمد شاہد صاحب قریشی
کالیکٹ ...	" ٹی. ایم. سعید احمد صاحب	جمشید پور ...	" محبوب علی صاحب
سورو ...	" شیخ حفیظ اللہ صاحب	نوریا کنی ...	" پی. یوسف صاحب
کانپور ...	" ظفر عالم خان صاحب	بھدرک ...	" میاں وسیم احمد صاحب
علیگڑھ ...	" وسیم احمد صاحب فریدی	کوٹلہ ...	" عبداللہ خان صاحب
کرڈاپلی ...	" شیخ عبداللہ صاحب	وشاکھاپٹنم ...	" طاہر احمد صاحب عارف
میلاپالم ...	" نورالدین صاحب	مدراس ...	" ایم. کے منصور احمد صاحب
کیسرہ ...	" عبدالخطیب صاحب		

ضروری نوٹ: جن جماعتوں میں قائدین کے انتخاب ۱۹۷۷ء میں ہوئے تھے اور ان میں ابھی تک دوبارہ انتخاب نہیں ہوئے ان جماعتوں کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جلد انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ نیز جہاں ابھی مجالس قائم نہیں ہوئیں وہاں بھی مجالس قائم کی جائیں ؛

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اشد ضروری اعلان

امسال مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ارشادات عالیہ کا اعلان فرمایا۔ حضور پُرنور کا یہ اعلان سردست پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے مخصوص ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

" کراچی میں مَیں نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہوا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی. ایچ. ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دُعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔ "

لہٰذا صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بطور خاص درخواست و تاکید ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر طالب علم اور طالبہ سے خواہ وہ پہلی جماعت میں ہو یا پی ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہو، حضور پُرنور کی خدمت عالیہ میں بغرض حصول برکت دُعا خط لکھوایا جائے اور صدر صاحبان ایسے خطوط لکھنے والے بچوں کے اسماء مع وضاحت کلاس سے نظارت ہذا کو بھی اپنی اوّلین فرصت میں مطلع فرمائیں۔ اُمید کہ صدر صاحبان حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں اس جانب فوری توجہ فرمائیں گے۔

اس کے علاوہ حضرت اقدس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ پانچویں اور آٹھویں کلاس میں جو بچے اُوپر کی تین سو پوزیشنوں میں آئے گا اس کو حضور دُعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب مع دُعائیہ فقرات ارسال فرمائیں گے۔

اسی طرح میٹرک، ایف۔ اے اور ایف. ایس. سی کے امتحانات میں جو بچے اُوپر کی دو سو پوزیشنوں میں آئے گا اس کو بھی حضور دُعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتاب ارسال فرمائیں گے۔

بی. اے اور بی. ایس. سی میں جو اُمیدوار اُوپر کی دو سو پوزیشنوں میں آئے گا اس کو دُعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب حضرت اقدس کی جانب سے تحفۃً بھجوائی جائے گی۔

اور ایم. اے اور ایم. ایس. سی، میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں جو اُمیدوار اُوپر کی ساٹھ پوزیشنوں میں آئے اُس کو بھی حضرت اقدس کی جناب سے دُعائیہ خط اور تفسیر صغیر اُردو، یا انگریزی ترجمہ ارسال فرمائی جائے گی۔

صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں اس اعلان کے مندرجات کی فوری تعمیل کے لئے مکرر درخواست کی جاتی ہے۔

حضور اقدس کے ان ارشادات گرامی کا مکمل متن اخبار بدر کی مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے جسے بدر کے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

ناظر تعلیم قادیان

تصحیح: اخبار بدر مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۸۰ء کے شمارے کے صفحہ ۱۸ کالم ۳ کی نیچے سے دوسری سطر میں سہو کتابت سے ۱۹۰۸ء کی بجائے ۱۹۸ء اور صفحہ ۲۱ کالم ۱ کی دوسری سطر میں ۲۶ مئی کی بجائے ۱۶ مئی لکھا گیا ہے احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں (ایڈیٹر بدر)